السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں یہ دستور ہے کہ بچوں کی علالت کے موقع پر اس کی شفایابی کےلئے یا کسی اور مقصد کےلئے یوں منت مانتے ہیں ہمارا بچہ تندرست ہوجائے یا فلاں مقصد پورا ہوجائے تو مسجد میں نمازیوں کےلئے رحم (چاول کے آٹے میں گ شکر گھی ملا کر تیا کیا جاتا ہے) اور ملیدہ آسن کے آٹا کا بھیجیں گے۔ چنانچہ جب بچہ اچھا ہوجاتا ہے یا مقصد پورا ہوجاتا ہے تو منت کے مطابق دو سیر یا تین سیر رحم اور ملیدہ مسجد میں جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ نماز تے ہیں۔ بعض لوگ منت کے اس رحم اور ملیدہ کے لینے اور کھانے کو مکروہ بتاتے ہیں اور کہتے ہین کہ منت کی جمعہ کے بعد تمام نمازی امیر غریب مفلس غنی اور دوسرے خبر پانے والے بچے بہ شوق تمام اس کو تقسم کرکے کھ تما چیزیں صدقہ ہیں جس کے مستحق فقراء اور مساکین ہیں اور جو لوگ اس کو لیتے اور کھاتے ہیں اس منت کے رحم وملیدہ کو مصلیوں کی دعوت کا کھانا بتاتے ہیں۔ بس منت کی ہی چیز صدقہ خیرات ہ ہے یا وضایافت ہے؟ اور اس کو غنی وفقیر سب کھاسکتے ہیں یا صرف فقیر ومسکین؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس منت کا ملیدہ مسجد کے تمام مصلی غریب ہوں یا امیر مفلس ہوں یا غنی بلاکراہت سب کھاسکتے ہیں۔ کیونکہ منت کا یہ ملیدہ از قسم طعام نذر جس کے مستحق فقراء ومساکین ہیں) اور صدقہ ووخیرات نہیں ہے۔ منت ماننے واالا ملیدہ یا کسی اور چیز کے ذریعہ مسجد کے عام مصلیوں کی دعوت کرنے کو بصورت نذر بیمار کی شفایالی بریااپنے کسی اور مقصد کے حصول پر موقوف کردیتا ہے اور اس دعوت میں فقیر ومفلس کی تعین کی نیت نہیں کرتا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ مسجد کے مصلیوں میں امیر وغریب سب ہیں۔ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **انما الاعمال بالنیات انما کل امر مانوی** پس ظاہر کے خلاف اس منت کے ملیدہ کو نذر یا صدقہ وخیرات پر محمول کرنا صحیح نہیں۔

نذر کی کسی بھی چیز یا دعوتی کھانے کے مصرف غرباء ہیں پس اگر مدرسہ کے استاد غریب ہوں تو مذکورہ نذر کی دعوت میں شریک ہوسکتے ہیں۔ البتہ اگر بیمانے نذر اس طرمانی ہے کہ صحت یاب ہونے پر غریبوں کی نیز اپنے عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں کید عوت کروں گا خواہ وہ غنی ہوں یا غریب تو اس صورت میں تمام مدعو لوگ اس نذر کی دعوت میں شریک ہوسکتے ہیں چہے وہ غنی ہو یا غریب۔ ایسی دعوت میں بلاشبہ اساتذہ بھی بلا لحاظ ففط وغنا کے شریک ہوسکتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النذر

صفحہ نمبر 439

محدث فتویٰ